السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مٹی کے سواپتھر، ریت، چونہ وغیرہ سے تیمم جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں ہے۔ (فتیمموا صعیدا طیبا) قصد کو صعید پاک کا۔ اس آیت میں صعید کے ساتھ تیمم کا حکم ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ صعید کیا شئے ہے؟ صراح میں ہے۔ «عن الفراء صعید خاک قال ثعلب وجہ الارض» یعنی فراء کہتے ہیں صعید مٹی کو کہتے ہیں۔ ثعلب کہتے ہیں روئے زمین کو کہتے ہیں۔ قاموس میں ہے۔ الصعید التراب اووجہ الارض یعنی صعید کے معنی مٹی کے ہیں یا روئے زمین کے۔

تفسیر فتح البیان میں ہے:

(الصعید وجہ الارض سواء کان علیھم تراب ام لم یکن قالہ الخلیل وابن الاعرابی والزجاج قال الزجاج لا اعلم فیہ خلافا بین اہل اللغة وقال الفراء ہو التراب وبہ قال ابوعبیدة انتہی ملخصا» (فتح البیان جلد2ص 248»

ائمہ لغت سے امام خلیل۔ امام ابن العرابی۔ امام ابواسحاق زجاج کہتے ہیں کہ صعید روئے زمین ہے۔ امام ابواسحاق زجاج یہ بھی کہتے ہیں۔ میرے علم میں اہل لغت میں اس کی بابت اختلاف نہیں اورامام فراء رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں صعید مٹی ہے اورامام ابوعبیدہ بھی یہی کہتے ہیں۔ چونکہ صعید کے معنی میں اختلاف ہے اس لیے تیمم میں بھی اختلاف ہوگیا۔ تفسیر فتح البیان میں اس محل میں لکھا ہے:

«وقد اختلف اہل العلم فیما یجزیٔ التیمم بہ فقال مالک وابوحنیفة والثوری والطبرانی انہ یجزیٔ بوجہ الارض کلہ ترابا کان اورملا او حجارة وقال الشافعی واحمد واصحابہما انہ لایجزیٔ التیمم الا بالتراب فقط۔»

''یعنی امام مالک رحمہ اللہ علیہ، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ، امام ثوری رحمہ اللہ علیہ، امام طبرانی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں روئے زمین کے ساتھ تیمم درست ہے۔ خواہ مٹی ہو یا ریت ہو یا پتھر ہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ، امام احمد رحمہ اللہ علیہ اوران کے اصحاب رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مٹی کے سواکسی اورشئے سے تیمم درست نہیں۔''

بتاج العروض شرح قاموس میں ہے:

وقال الشافعی لایقع اسم صعید الاعلی تراب ذی غبار فاما البطحاء الغلیظة والرقیقة والکثیب الغلیظ فلا یقع علیہ اسم صعید وان خالطہ تراب او صعید (1) اومدر یکون لہ غبار کان الذی خالطہ الصعید ولاتیمم بالنورة وبالکحل وبالزرنیخ وکل ہذا» «حجارة قال ابواسحاق الزجاج وعلی الانسان ان یضرب بیدیہ الاہن ولایبالی اکان فی الموضع تراب اولم یکن لان الصعید لیس ہو التراب انما ہو وجہ الاہن ترابا کان اوغیرہ۔

''امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں صعید صرف اس مٹی کو کہتے ہیں جس پر غبار ہو۔ زیادہ پتھریلی اور ہلکی پتھریلی زمین اور سخت ٹیلہ اس کو صعید نہیں کہتے۔ اگر مٹی یا میدان یا وٹوں میں غبار ہو تو وہ صعید ہے اورچونے اور سُرمے اور ہڑتال سے تیمم جائز نہیں یہ سب پتھر ہیں اور زجاج رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں مٹی ہو یا غیر مٹی ہو تیمم جائز ہے کیونکہ صعید روئے زمین کو کہتے ہیں مٹی کی خصوصیت نہیں۔''

منیة المصلی میں ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ اور محمد رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک مٹی، ریت، پتھر، ہڑتال، سُرمہ، مردہ سنگ، چونا، گیری اوراسی قسم کی دیگر اشیاء سے تیمم جائز ہے۔ کیونکہ زمین کی جنس سے ہیں۔ سونے چاندی، لوہے قلعی سے جائز نہیں۔ اگرچہ زمین میں پیدا ہوتے ہیں لیکن آگ سے پگھل جاتے ہیں۔ اس لیے زمین کی جنس میں شامل نہیں رہے اسی طرح گیہوں اور دیگر غلہ جات سے تیمم جائز نہیں ہاں اگر ان اشیاء پر غبار ہو تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک اورایک روایت میں امام محمد رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے۔ اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک پختہ اینٹ سے تیمم جائز ہے اورامام محمد رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ کوٹی ہوئی ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح نمک کے ساتھ بھی تیمم جائز ہے۔ مگر اس میں شرط ہے کہ پہاڑی نمک ہو پانی کا نہ ہو۔ اور شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں، نمک سے جائز نہیں خواہ کسی قسم کا ہو اور شور زمین کا حکم بھی نمک کا ہے اور کیچڑ کے ساتھ تیمم کرنا نہ چاہیے۔ اگر کرلے تو جائز ہے۔ روڑی کنکر، گول پیالے (مٹکے) اوراس قسم کی دیگر اشیاء جو مٹی سے تیار ہوتی ہیں اوران پر قلعی نہ چڑھائی ہوان سب سے تیمم جائز ہے خواہ ان پر غبار ہو یا نہ۔ اسی طرح راکھ کے ساتھ تیمم جائز ہے لیکن اس میں شرط ہے کہ اس میں مٹی زیادہ ہو اور راکھ کم ہو۔ اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک جن اشیاء کے ساتھ تیمم جائز نہیں ان پر غبار ہونے کی صورت میں تیمم جائز ہے۔ ملاحظہ ہو (منیة المصلی ص23-24

ایک حدیث میں ہے۔ «جعلت لی الارض مسجدا وطھورا» (بلوغ المرام) ''یعنی میرے لیے زمین مسجد اور طہور بنائی گئی'' اورایک روایت مسند احمد وغیرہ میں ہے۔ «جعلت لی الارض کلھا ولامتی مسجدا وطھورا» (سبل السلام ص56) ''یعنی ساری زمین میرے لیے اور میری امت کے لیے مسجد اور طہور بنائی گئی ہے۔'' طہور کے معنی ہیں پاک کرنے والی۔ یہ حدیث امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے مذہب کو تائید دیتی ہے۔ سبل السلام میں اس حدیث کو ذکر کرکے کہا ہے کہ مسلم کی بعض روایتوں میں «جعلت تربتھا طھورا» آیا ہے یعنی ''زمین کی مٹی طہور بنائی گئی ہے۔'' اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ پتھر وغیرہ سے تیمم جائز نہیں کیونکہ اس حدیث میں خاص مٹی کا ذکر آیا ہے اور پہلی حدیث میں عام آگیا اوراصول میں یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ خاص کا ذکر عام کی نفی نہیں کرتا نیز یہ مفہوم لقب (2) ہے اس کا اعتبار نہیں۔

اس کے بعد سبل السلام میں لکھا ہے:

نعم فی قولہ تعالیٰ فی اٰیۃ المائدۃ فی التیمم منہ دلیل علی ان المراد التراب وذلک ان کلمۃ من للتبعیض کما قال فی الکشاف حیث قال انہ لا یفہم احد من العرب من قول القائل مسحت براسہ من الدہن ومن التراب الا معنی التبعیض انتہی» (والتبعیض لا یتحقق الا فی المسح من التراب لا من الحجارۃ ونحوہا» (سبل السلام ص56

یعنی حدیث «جعلت تربتہا طہورا» سے تو استدلال ٹھیک نہیں آیہ مائدہ سے استدلال صحیح ہے کیونکہ اس میں کلمہ من ہے جو ایک حصہ پر دلالت کرتا ہے جیسے کشاف میں لکھا ہے کہ جب عرب کہتے ہیں میں نے سر پر تیل سے ملا یا مٹی سے ملا تو اس سے عرب یہ سمجھتے ہیں کہ میں نے کچھ حصہ سر پر ملا اور ظاہر ہے کہ پتھر یا اس کی مثل پر مسح کرنے پر ہاتھ منہ پر کچھ نہیں لگتا پس معلوم ہوا کہ صعید سے روئے زمین مراد نہیں۔

یہ صاحب سبل السلام کی تقریر ہے۔ لیکن میرے خیال میں صاحب سبل السلام نے جو حدیث سے استدلال صحیح نہیں کہا یہ ٹھیک نہیں کیونکہ مسلم کی بعض روایتوں میں یہ الفاظ ہیں:

(جعلت لنا الارض کلہا مسجدا وجعلت تربتہا لنا طہوراً اذالم نجد الماء وفی روایۃ وجعل ترابہا لنا طہورا» (فتح البیان جلد2 ص248»

''یعنی ''رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہمارے لیے ساری زمین مسجد بنائی گئی اور اس کی مٹی ہمارے لیے طہور بنائی گئی ہے۔

اس حدیث میں مسجد کے لیے ساری زمین کہا ہے اور طہور کے لیے اس کی مٹی کو خاص کیا ہے اس مقابلہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مٹی کے سوا باقی حصے سے تیمم نہیں ہوتا نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حدیث «جعلت لی الارض کلہا ولا متی مسجدا وطہورا» میں کل کا لفظ صرف مسجد کے ساتھ لگتا ہے طہور کے ساتھ نہیں لگتا گویا اصل عبارت یوں ہے۔ «جعلت لی الارض کلہا ولا متی مسجدا وجعلت لی ولا متی طہوراً» اور اختصار میں ایسا بہت ہو جاتا ہے جیسے قرآن میں اس کی نظیر موجود ہے سورہ بقر میں ہے «وقالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا او نصاریٰ۔» اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے لکھا ہے کہ اصل عبارت یوں ہے۔ «قال الیہود لا یدخل الجنۃ الا من کان یہودیا وقال النصاریٰ لا یدخل الجنۃ الا من کان نصاریٰ» (فتح البیان جلد اوّل ص164

اس آیت سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ اس بات پر متفق ہیں کہ یہودی نصرانی دونوں جنت میں جائیں گے۔ لیکن دوسری آیتوں سے ثابت ہے کہ ان میں آپس میں دُشمنی ہے اور ایک دوسرے کو گمراہ کہتے ہیں۔ ایک فریق دوسرے کے جنتی ہونے کا قائل نہیں ہو سکتا اس لیے عبارت محذوف مانی گئی ٹھیک اسی طرح مسلم کی بعض روایتوں کی وجہ سے اس حدیث میں جعلت محذوف مانا گیا جس کے ساتھ کل نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ آیت مائدہ اور مسلم کی بعض روایتیں دونوں اس بات کی دلیل ہیں کہ تیمم کے لیے مٹی ضروری ہے۔

فتح البیان میں صحیح مسلم کی یہ حدیث لکھا کر لکھا ہے کہ اس حدیث سے صعید کے معنی واضح ہوگئے اور اس کی تائید ابن فارس کے قول سے بھی ہوتی ہے جو انہوں نے کتاب الخلیل سے نقل کیا ہے جو یہ ہے «تیمم بالصعید ای خذ من غبارہ۔ انتہی۔» صعید کا قصد کر یعنی اس کا غبار لے۔ اس قول سے معلوم ہوا کہ صعید مٹی ہے۔ کیونکہ پتھر کے لیے غبار نہیں۔ ملاحظہ ہو فتح البیان جلد2 ص248۔ نیز مسلم کی حدیث میں مٹی کا ذکر اس اُمت کی تشریف اور بزرگی کے لیے ہوا ہے اگر ساری زمین سے تیمم صحیح ہوتا تو مٹی کو خاص نہ کیا جاتا۔ ملاحظہ ہو عون الباری لحل ادلۃ البخاری ص105۔

اس کے علاوہ مٹی کے ساتھ تیمم بالاتفاق جائز ہے اور باقی جنسوں میں اختلاف ہے اس لیے مٹی ہی پر اکتفا کرنا چاہیے کیونکہ نماز دین کا ستون ہے اس میں جتنا احتیاط ہو تھوڑا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

(کتاب الام امام شافعی میں یہ لفظ نہیں بلکہ اس میں یوں ہے: وان خالطہ تراب او مدر یکون لہ غبار کان الذی خالطہ ہو الصعید (کتاب الام جلد اوّل ص43 طبع مصر12 (1)

مثلاً زید عمرو آپس میں دوست ہیں ایک شخص کہتا ہے میرے پاس زید آیا اس سے اگر کوئی یہ سمجھے کہ عمرو نہیں آیا اسے مفہوم لقب کہتے ہیں۔ اصولی اس کا اعتبار نہیں کرتے صاحب سبل السلام کا مطلب یہ ہے کہ زمین کی (2) بہت سی جنسیں ہیں ایک کے ذکر سے دوسری کی نفی نہیں ہوئی۔ 12

فتاویٰ اہلحدیث

تیمم کا بیان، ج1 ص287

محدث فتویٰ